سوال

کیا سابقہ سسر محرم ہے

جواب

الحمد للہ.

عورت کا سسر اس کے لیے محرم ہوگا چاہے خاوند نے اسے طلاق ہی کیوں نہ دے دی ہو اس لیے کہ اللہ تعالی نے حرام کردہ عورتوں کے بیان میں فرمایا ہے :

-23)ء

تو یہاں پر حرمت صرف عقد نکاح سے ہی ثابت ہوجاتی ہے ، اس لیے اگر کسی مرد نے عورت سے عقد نکاح کرلیا تو خاوند کا والد (یعنی عورت کا سسر) اپنی بہو کا محرم بن جائے گا ، چاہے خاوند نے اس سے ہم بستری بھی نہ کی ہو۔

علماء کرام اسے محرمات بالمصاہرۃ (یعنی نکاح کی وجہ سے حرام کردہ) کا نام دیتے ہیں ۔

محرمات بالمصاہرۃ کی چار قسمیں ہیں :

1-جس سے والد نے نکاح کرلیا ہو (یعنی والد کی بیوی اوراسی طرح دادا کی بیویاں) اس کی دلیل اللہ تعالی کا فرمان ہے :

-22)ء

2- بیوی کی والدہ اوراس کی نانیاں (یعنی ساس اورساس کی نانیاں) اس کی دلیل اللہ تعالی کا فرمان ہے :

-23)ء

-3ہوگی

اس کی دلیل اللہ تعالی کا فرمان ہے :

-23)ء

4-بیٹے کی بیوی (یعنی بہو) اوراسی طرح پوتوں کی بیویاں ، اس کی دلیل اللہ تعالی کا فرمان ہے :

-23)ء

-302/5)ں

شیخ محمد ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

فرمان باری تعالی ہے :

-23)ء

ں یہ تین قسمیں ہیں (یعنی شادی کی وجہ سے یہ تین قسم کی حرمت ہے) تو اللہ تعالی کا فرمان تمہاری بیویوں کی مائیں یعنی مرد پر اس کی ساس جوکہ بیوی کی والدہ ہے اوراس کی نانی چاہے وہ اس سے بھی اوپر والی ہو (یعنی نانی کی ماں اوراس کی نانی وغیرہ ۔ ۔) مرد پر حرام ہے ، چاہے وہ بیوی کی ماں کی جانب سے ہو

جب کوئی مرد کسی عورت سے عقد نکاح کرے تو اس پر اس کی بیوی کی والدہ (یعنی ساس) اس کی محرم ہوگی چاہے اس نے بیوی سے جماع بھی نہ کیا ہو ، ۔ یعنی اگرچہ بیٹی سے ہم بستری نہ بھی کی ہو تو اس پر اس کی ماں حرام ہوجاتی ہے ۔ فرض کریں اگر بیٹی فوت ہوجاتی ہے یا اسے طلاق دے دی جائے تو وہ اس

اوراگر فرض کریں کہ جس لڑکی سے مرد نے نکاح کیا ہو اوراس سے دخول نہیں ہوا تو اس لڑکی کی ماں اپنے داماد کے لیے محرم شمار ہوگی وہ اس کے سامنے اپنا چہرہ ننگا کرسکتی ہے اوراس کے ساتھ سفر کرسکتی اور خلوت بھی کرسکتی ہے اس میں کوئی حرج نہیں ۔

اس لیے کہ بیوی کی والدہ (ساس) اوراس کی نانی صرف عقد نکاح سے ہی حرام ہوجاتی ہیں اس کی دلیل اللہ تعالی کے مندرجہ ذیل فرمان کا عموم ہے :

-23)ء

اورعورت صرف عقد نکاح کی بنا پر مرد کی بیوی بن جاتی ہے ۔ ۔

اوراللہ تعالی کا فرمان :

مارے صلبی سگے بیٹوں کی بیویاں

اس سے مراد بیٹے کی بیوی (جسے بہو کہا جاتا ہے) چاہے وہ اس سے بھی نیچے کی نسل میں ہو (یعنی پوتا اور پوتے کا بیٹا وغیرہ ۔ ۔ ۔ الخ) وہ اس کے والد پر صرف عقد نکاح سے ہی حرام ہوجائے گی اوراسی طرح دادا پر پوتے کی بیوی بھی صرف عقد نکاح سے حرام ہوجائے گی ، اس کی دلیل اللہ تعالی کے فرمان

مارے صلبی سگے بیٹوں کی بیویاں ۔

-591/2)ۃ

واللہ اعلم .